

از عدالتِ عظمیٰ

کلکتہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، ویسٹ بنگال

تاریخ فیصلہ: 29 فروری، 1996

[ایس۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے۔ ایس۔ پریپورن، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961:

دفعات 2(31)(vi)، 10(20)۔ مقامی اتھارٹی کی آمدنی۔ ٹیکس سے چھوٹ۔ کلکتہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔ قرار پایا کہ، مقامی اتھارٹی نہیں اور استثنیٰ کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

جنرل کلاز ایکٹ 1897:

دفعہ 3(31)۔ 'مقامی اتھارٹی'۔ کلکتہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔ قرار پایا کہ، مقامی اتھارٹی نہیں۔

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ایکٹ، 1950 دفعات 18، 19۔ کلکتہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔ قرار پایا کہ، 'مقامی اتھارٹی' نہیں۔

مشخص الیہ - کلکتہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کا دعویٰ کہ یہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 2 (31) (vi) کے معنی میں ایک مقامی اتھارٹی ہے اور اس طرح اس کی آمدنی کو ایکٹ کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (20) کے تحت مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا، انکم ٹیکس حکام کے ساتھ ساتھ انکم ٹیکس ایسلیٹ ٹریبونل نے بھی خارج کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مشخص الیہ کے خلاف حوالہ کا بھی فیصلہ کیا۔

اس عدالت میں اپیل میں مشخص الیہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ اسے حکومت نے "مقامی فنڈ" کا اختیار یا انتظام سونپا تھا، اس لیے یہ جہز کلارز ایکٹ 1897 کی دفعہ 3 کی شق (31) کے معنی میں ایک مقامی اتھارٹی تھی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا کہ: 1.1. مشخص الیہ کارپوریشن "مقامی اتھارٹی" نہیں ہے اور اس لیے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (20) کی بنیاد پر اپنی آمدنی سے چھوٹ کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

یونین آف انڈیا و دیگران بنام آر سی جین و دیگران، [1981] 2 ایس سی سی 308، پر انحصار کیا۔

1.2. مشخص الیہ ایک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہے جو ریاست میں روڈ ٹرانسپورٹ خدمات فراہم کرنے کے لیے تشکیل دی گئی ہے اور جیسا کہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشنز ایکٹ دفعات 18 اور 19 میں تصور کیا گیا ہے، اس کا مقصد بنیادی طور پر اور صرف روڈ ٹرانسپورٹ سروس کا ایک موثر، مناسب اقتصادی اور مناسب مربوط نظام فراہم کرنا ہے۔ اس کے آئین میں عوامی

نمائندگی کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ یہ ایک تجارتی تنظیم کی نوعیت میں زیادہ ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ مشخص الیہ کارپوریشن کے پاس فنڈ ہوتا ہے یا یہ عوامی خدمت فراہم کرنے اور اس سلسلے میں افراد کو ملازمت دینے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کے کام میونسپل، ڈسٹرکٹ بورڈ یا پورٹ کمشنروں کے ادارے سے ملتے جلتے ہیں۔

1.3. مشخص الیہ کارپوریشن کا DDA کے ساتھ کوئی موازنہ نہیں ہے جس کے پاس دیگر باتوں کے ساتھ ایک جامع منصوبہ تیار کرنے کا اختیار ہے جس میں خطوں کی وضاحت کی گئی ہو اور جس کے استعمال کے لیے ہر خطہ کو رکھا جاسکتا ہے، عمارتوں کو مسمار کرنے کا حکم دینے کا اختیار، جہاں جامع منصوبہ، علاقائی منصوبہ یا اجازت، ترقیاتی علاقوں کے اعلامیے اور ان علاقوں میں ترقی کے ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ترقی شروع کی گئی ہو یا مکمل کی گئی ہو اور زمین کی ترقی کے لیے اجازت دینے / انکار کرنے کا اختیار ہے۔ DDA کے احکامات کی خلاف ورزی پر قید اور جرمانے کی سزا بھی دی جاتی ہے۔ یہ حکومتی اختیار کی نشانیاں ہیں۔ ایسا اختیار جو افراد اور ان کے حقوق پر اثر انداز ہو سکتا ہے، چاہے وہ اس سے معاملہ کرنا نہ چاہیں، اور جبر کا اختیار رکھتا ہو۔ مشخص الیہ جیسی روڈ ٹرانسپورٹ ادارہ کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب تک کوئی اس سے نمٹنے یا اس کی خدمات حاصل کرنے کا انتخاب نہیں کرتا۔ یہ اس کے یا اس کے حقوق کو متاثر نہیں کر سکتا؛ اس لحاظ سے، یہ کسی بھی دوسرے غیر آئینی حیثیت کی طرح ہے۔

یونین آف انڈیا و دیگر اہم بنام شری آر سی جین و دیگر اہم، [1981] 2 ایس سی سی 308 اور آندھرا پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بنام انکم ٹیکس آفیسر و دیگر، [1964] 7 ایس سی آر 17، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 592 (این ٹی)، سال 1978۔

آئی ٹی آر نمبر 644، سال 1972 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 29.3.76 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے تپاس رے، جی ایس چٹرجی اور سوکمار باسو۔

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹروی گوری شنکر، ایس راجپا، اور ایس این ٹرڈول۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

اس اپیل کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 261 کے تحت کلکتہ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی فٹنس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر ترجیح دی جاتی ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت عدالت عالیہ کی رائے کے لیے دو سوالات بھیجے گئے تھے۔ وہ یہ ہیں:

"(1) آیا، حقائق پر اور مقدمے کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ
مشخص الیہ 'مقامی اتھارٹی' نہیں ہے جیسا کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 2(31)
(vi) میں تصور کیا گیا ہے؟

(2) آیا حقائق اور مقدمے کے حالات میں ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست ہے کہ مشخص
الیہ ملازمین کے پروویڈنٹ فنڈ گر پچوئی فنڈز میں اپنے تعاون کے لیے الاؤنس کا
حقدار نہیں ہے؟"

عدالت عالیہ نے دونوں سوالات کا جواب مثبت انداز میں دیا، یعنی مشخص الیہ کے خلاف اور محکمہ
محاصل کے حق میں۔ تاہم، اس اپیل میں سری تپاس رے نے صرف ایک سوال پر بحث کی،
یعنی سوال نمبر 1۔

مشخص الیہ، کلکتہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن، ایک قانونی کارپوریشن ہے جو روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ایکٹ، 1959 کے تحت قائم کی گئی ہے۔ اسے 10 جون 1960 کے ایک نوٹیفکیشن کے تحت تشکیل دیا گیا تھا۔ مشخص الیہ کی تشکیل سے پہلے، روڈ ٹرانسپورٹ کا انتظام حکومت مغربی بنگال کے ایک محکمے کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ اس کی تشکیل کے بعد پہلے تخمینہ کاری سال (1961-62) کے لیے، مشخص الیہ نے ٹیکس سے کسی قسم کی چھوٹ کا دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن اگلے تشخیصی سال (1962-63) کے لیے، مشخص الیہ نے دعویٰ کیا کہ چونکہ یہ دفعہ 2(31) (vi) ('شخص' کی تعریف) کے معنی میں ایک "مقامی اتھارٹی" ہے، اس لیے اس کی آمدنی کو دفعہ 10 کی شق (20) کے تحت اور اس کی وجہ مستثنیٰ ہے۔ دفعہ 10 کی شق (20) اس طرح پڑھتی ہے:

"10. کسی بھی شخص کی پچھلے سال کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں، مندرجہ ذیل شقوں میں سے کسی کے اندر آنے والی کوئی بھی آمدنی شامل نہیں ہوگی۔

(20) کسی مقامی اتھارٹی کی آمدنی جو "سیکیورٹیز پر سود"، "ہاؤس پر اپرٹی سے آمدنی"، "کیپٹل گینز" یا "دوسرے ذرائع سے آمدنی" کے عنوان کے تحت وصول کی جاتی ہے یا اس کے ذریعہ کی جانے والی تجارت یا کاروبار سے جو اس کے اپنے دائرہ اختیار کے اندر کسی شے یا خدمت (پانی یا بجلی نہ ہونے کی وجہ سے) کی فراہمی سے یا اس کے اپنے دائرہ اختیار کے اندر یا باہر پانی یا بجلی کی فراہمی سے جمع ہوتی ہے یا پیدا ہوتی ہے۔"

انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ دلیل کو خارج کر دیا جس کی تصدیق ایسٹ اسسٹنٹ کمشنر کی اپیل پر کی گئی تھی۔ مزید اپیل پر ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر سے بھی اتفاق کیا۔

انکم ٹیکس ایکٹ میں "لوکل اتھارٹی" کی بیان محاورہ نہیں کی گئی ہے۔ تاہم، اس کی بیان محاورہ دفعہ 3 کی شق (31) میں جنرل کلاز ایکٹ میں موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے:

"مقامی اتھارٹی سے مراد ایک میونسپل کمیٹی، ضلعی بورڈ، پورٹ کمشنروں کا ادارہ یا دیگر اتھارٹی ہوگی جو قانونی طور پر حکومت کے ذریعہ میونسپل یا مقامی فنڈ کے اختیار یا انتظام کا حقدار ہے یا اسے سونپا گیا ہے۔"

سری رے دلیل یہ ہے کہ چونکہ مشخص الیہ کو حکومت کی طرف سے "مقامی فنڈ" کا اختیار یا انتظام سونپا جاتا ہے، یہ مذکورہ تعریف کے معنی میں ایک مقامی اتھارٹی ہے۔ سری رے نے یونین آف انڈیا و دیگر بنام شری آر سی جین و دیگر اراں، [1981] 2 ایس سی سی 308 میں اس عدالت کے فیصلے پر پختہ انحصار کیا: مذکورہ فیصلے میں سوال یہ تھا کہ کیا دہلی ڈیولپمنٹ ایکٹ 1957 کے تحت تشکیل دی گئی دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (DDA) ایک "مقامی اتھارٹی" ہے۔ یہ سوال بونس کی ادائیگی کے قانون توضیحات کے تحت پیدا ہوا تھا۔ چنپاریڈی، جسٹس، پنچ کی طرف سے بات کرتے ہوئے، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا کوئی خاص ادارہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 3(31) کے معنی میں "مقامی اتھارٹی" ہے، مندرجہ ذیل معیار کا تعین کیا: "ایک اتھارٹی، مقامی اتھارٹی بننے کے لیے، میونسپل کمیٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ یا پورٹ کمشنروں کے ادارے کی طرح نوعیت اور کردار کی ہونی چاہیے، جس کے پاس، اگر سب نہیں تو، میونسپل کمیٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ یا پورٹ کمشنروں کے ادارے کی امتیازی اوصاف اور خصوصیات ہوتی ہیں، لیکن ایک ضروری خصوصیت ہوتی ہے، یعنی، کہ یہ قانونی طور پر حکومت کے ذریعہ میونسپل یا مقامی فنڈ کے اختیار و انتظام کا حقدار ہے یا اسے سونپا گیا ہے۔" منج نے مذکورہ معیار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "مقامی اتھارٹی" کے طور پر نمایاں ہونے کے لیے، اتھارٹی کا ایک کارپوریٹ ادارے کے طور پر

علیحدہ قانونی وجود ہونا چاہیے، یہ محض ایک سرکاری ایجنسی نہیں ہونی چاہیے بلکہ قانونی طور پر آزاد ادارہ ہونا چاہیے، اسے ایک متعین علاقے میں کام کرنا چاہیے اور اسے عام طور پر، مکمل یا جزوی طور پر، براہ راست یا بالواسطہ طور پر، علاقے کے باشندوں کے ذریعے منتخب کیا جانا چاہیے۔ اسے مکمل یا جزوی طور پر ایک خاص حد تک خود مختاری حاصل ہونی چاہیے، اسے قانون کے ذریعے ایسے سرکاری کام اور فرائض سونپے جانے چاہئیں جو عام طور پر میونسپل اداروں کو سونپے جاتے ہیں جیسے کہ وہ جو علاقے کے باشندوں کو سہولیات فراہم کرنے سے منسلک ہوتے ہیں جیسے صحت و تعلیم، پانی و نکاسی آب، شہری منصوبہ بندی و ترقی، سڑکیں، بازار، نقل و حمل، سماجی بہبود کی خدمات وغیرہ۔ آخر میں، یہ مشاہدہ کیا گیا کہ اس طرح کے ادارے کو اپنی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے اور ٹیکس، شرح، چارجز یا فیس عائد کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے فنڈز اکٹھا کرنے کا اختیار ہونا چاہیے۔ مذکورہ معیاروں کو لاگو کرتے ہوئے، یہ فیصلہ کیا گیا کہ DDA ایک "مقامی اتھارٹی" ہے۔ خاص طور پر، اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ دہلی ڈیولپمنٹ ایکٹ کی دفعہ 37 DDA کو جائیدادوں کے مالکان پر بہتری کے چارجز عائد کرنے کا اختیار دیتی ہے اور یہ کہ دیگر توضیحات اس تخمینہ کاری اور وصولی کے لیے فراہم کرتی ہیں۔ بہتر چارجز کے بقایا جات بقایا جات مالیہ جات کے طور پر وصول کیے جاسکتے ہیں۔ DDA کے آئین میں عوامی نمائندگی کا عنصر موجود ہے۔ علاقے کے باشندوں کے نمائندے، دہلی میونسپل کارپوریشن کے اراکین میں سے تین منتخب اور دہلی میٹروپولیٹن کے اراکین میں سے دو منتخب DDA کے اراکین میں شامل تھے۔ DDA کے کام زیادہ ملتے جلتے اور میونسپلٹی کے کاموں سے ملتے جلتے ہیں جن میں خطہ بندی کا اختیار بھی شامل ہے، جس میں ہر خطہ کو استعمال کرنے کا تعین کیا گیا ہے، خطہ بندی کے ضوابط کے برخلاف کی گئی تعمیرات کو مسمار کیا گیا ہے، مختصر طور پر، یہ نشاندہی کی

گئی تھی کہ DDA کے کام نوعیت کے لحاظ سے افعال سے ملتے جلتے ہیں۔ ایک میونسپلٹی جو بلاشبہ ایک مقامی اتھارٹی ہے۔

ہمیں نہیں لگتا کہ مذکورہ فیصلہ یہاں مشخص الیہ کے لیے کسی طرح مددگار ہے۔ مشخص الیہ ایک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہے جو ریاست میں روڈ ٹرانسپورٹ خدمات فراہم کرنے کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشنز ایکٹ کی دفعات 18 اور 19، جو کارپوریشن کے عمومی فرائض اور اختیارات کا تعین کرتی ہے، واضح طور پر یہ ثابت کرتی ہے کہ کارپوریشن کا مقصد بنیادی طور پر اور صرف ریاست یا اس کے کچھ حصوں میں روڈ ٹرانسپورٹ سروس کا ایک موثر، مناسب، اقتصادی اور مناسب مربوط نظام فراہم کرنا ہے۔ اس کے آئین میں عوامی نمائندگی کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ اس کے اختیارات اور افعال کا میونسپل کمیٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ یا پورٹ کمشنروں کے ادارے کے اختیارات اور افعال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک تجارتی تنظیم کی نوعیت میں زیادہ ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس کے پاس فنڈ ہے یا اس معاملے کے لیے صرف اس وجہ سے کہ یہ عوامی خدمت فراہم کرنے اور اس سلسلے میں افراد کو ملازمت دینے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کے کام میونسپل، ڈسٹرکٹ بورڈ یا پورٹ کمشنروں کے ادارے سے ملتے جلتے ہیں۔ مشخص الیہ کارپوریشن کا DDA کے ساتھ کوئی موازنہ نہیں ہے جس کے پاس دیگر باتوں کے ساتھ دہلی کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کرنے کا اختیار ہے جس میں خطہ (خطہ بندی) کی وضاحت کی گئی ہے، عمارتوں کو مسمار کرنے کا حکم دینے کا اختیار دیا جاسکتا ہے، جہاں جامع منصوبہ، علاقائی منصوبہ یا اجازت، ترقیاتی علاقوں کا اعلامیہ اور ان علاقوں میں ترقی کے ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ترقی شروع کی گئی ہے یا مکمل کی گئی ہے اور زمین کی ترقی کے لیے اجازت دینے / انکار کرنے کا اختیار DDA کے احکامات کی خلاف ورزی پر فوجداری عدالت میں قید اور جرمانے کی اثباتِ جرم بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ حکومتی

طاقت کی علامت ہیں۔ افراد اور ان کے حقوق کو متاثر کرنے کی طاقت یہاں تک کہ جہاں وہ اس سے نمٹنے کا انتخاب نہیں کرتے ہیں، جبر کی طاقت۔ یہاں مشخص الیہ جیسی روڈ ٹرانسپورٹ ادارہ کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب تک کوئی اس سے نمٹنے یا اس کی خدمات حاصل کرنے کا انتخاب نہیں کرتا۔ یہ اس کے یا اس کے حقوق کو متاثر نہیں کر سکتا؛ اس لحاظ سے، یہ کسی بھی دوسرے غیر آئینی کارپوریشن کی طرح ہے۔ اس تناظر میں، یہ نوٹ کرنا مناسب ہے کہ اگرچہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 45 کارپوریشن کو ضابطے بنانے کا اختیار دیتی ہے، لیکن یہ اختیار "کارپوریشن کے امور کے انتظام" تک محدود ہے۔ دفعہ 45 کی ذیلی دفعہ (2)، جو مذکورہ اختیار کو واضح کرتی ہے، یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ مذکورہ اختیار کارپوریشن کے اندرونی انتظام اور اس کے ملازمین کی خدمت کی شرائط تک ہی محدود ہے۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، اس سوال میں جاننا ضروری نہیں ہے کہ آیا مشخص الیہ آئین کے آرٹیکل 12 کے معنی کے اندر ایک "اتھارٹی" ہے، ایک ایسا سوال جس نے عدالت عالیہ کے سامنے کافی توجہ مبذول کروائی ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ آرٹیکل 12 کے معنی میں ایک "اتھارٹی" ہے، تو یہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(20) میں چھوٹ کو راغب کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ یہ ایک "مقامی اتھارٹی" ہونا چاہیے۔ آر سی جین میں اس عدالت کا فیصلہ عدالت عالیہ کو اس وقت دستیاب نہیں تھا جب اس نے موجودہ معاملے کا فیصلہ کیا تھا اور اس لیے اس کے پاس مذکورہ فیصلے کے ذریعے فراہم کردہ رہنمائی نہیں تھی۔ اس کے باوجود، اس کے ذریعے اخذ کیا گیا نتیجہ قانون میں درست ہے۔

ریونیو کے فاضل وکیل ڈاکٹر گوری شنکر نے پیش کیا کہ آندھرا پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بنام انکم ٹیکس آفیسر و دیگر، [1964] 7 ایس سی آر 17 میں اس عدالت کا فیصلہ

مشخص الیہ کے خلاف معاملے کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے۔ فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مذکورہ معاملے میں بھی آندھرا پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے ایک ایسی ہی دلیل اٹھائی جسے عدالت عالیہ نے خارج کر دیا اور اس نے عدالت عظمیٰ کے سامنے اس کی پیروی نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سری رے کا کہنا ہے کہ مذکورہ نکتے پر اس عدالت نے فیصلہ نہیں کیا ہے۔ وہ صحیح ہو سکتا ہے لیکن اس سے اس کا مقدمہ آگے نہیں بڑھتا۔ آر سی جین میں اس عدالت کے فیصلے سے تیار کردہ معیار کو لاگو کرتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ مشخص الیہ-کارپوریشن "مقامی اتھارٹی" نہیں ہے اور اس لیے، انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10 میں شق (20) کی بنیاد پر اپنی آمدنی سے چھوٹ کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔